9550

کومیلا اور اورنگی پائلٹ پروجیکٹ سے میں نے کیا سیکھا؟

ڈاکٹر حمید خان

ریسرچ اینڈ پبلی کیشن ڈیسک

سوشل ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن میاں چنوں

تعاون دیہات دوست تنظیم میاں چنوں

338.91734
K452C
9550

338.81734 /R14A

یہ مضمون ۱۹۹۴ء سارک (ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن) سیمینار منعقدہ اسلام آباد میں پڑھا گیا۔

۱۹۳۶ء میں میں نے انڈین سول سروس میں ملازمت اختیار کر لی اور نو سال تک ایک محنتی اور مستعد افسر کی طرح اپنے فرائض نبھاتا رہا۔ متفکر مزاج اور انسان دوست ہونے کے باعث میں نے ایک افسر کی بجائے معلم بن جانے کو ترجیح دی اور میں نے ڈاکٹر ذاکر حسین جامعہ ملیہ میں چند سالوں کے لئے درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں ساٹھ اور ستر کے عشروں میں مجھے امریکن اور برطانوی پروفیسروں کی قربت حاصل رہی اور ان سے گراں قدر راہنمائی ملی۔ اس سلسلے میں میں ہمیشہ کھلے دل سے ان کا مشکور و ممنون رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میری خوش بختی نے مجھے ایسے بنیادی ترقیاتی منصوبوں میں ایک محقق کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع دیا جہاں میں نے اپنے مذکورہ اساتذہ کی توقعات سے زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی بھرپور کوشش جاری رکھی اور علمی و عملی تحقیق کے نتیجے میں بہت سے مضامین تحریر کیے جو مختلف نامور جرائد میں شائع ہوتے رہے۔

میں بخوبی جانتا ہوں کہ میری طرح کے اسی سال کے بابوں کو بہت زیادہ نہیں بولنا چاہیئے اور نہ ہی نوجوان راہنماؤں کو نصیحتیں اور تاکیدیں کرتے رہنا چاہیئے تاہم جبکہ مجھے اتنے معزز اجتماع سے خطاب کی دعوت دی گئی ہے میں اپنے دو بنیادی ترقیاتی منصوبہ جات (کومیلا پروجیکٹ (۱۹۵۸ـ۷۱) اور اورنگی پائلٹ پروجیکٹ (۱۹۸۰ـ۹۵) کے عملی تجربات آپ کو بتانا چاہوں گا۔

فورڈ فاؤنڈیشن کی مدد سے حکومت پاکستان نے دیہی ترقی کے لئے ایک اکیڈمی پشاور (مغربی پاکستان) اور دوسری کومیلا (مشرقی پاکستان) میں قائم کی۔ ۱۹۵۸ میں اس وقت کے وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے مجھے کومیلا اکیڈمی کے لئے ڈائریکٹر مقرر کر دیا۔

فورڈ فاؤنڈیشن نے مشیگن اسٹیٹ یونیورسٹی Michigan State University کو مشاورتی کردار سونپ دیا گیا۔ اس سلسلے میں گیارہ اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیات کو انتظامی امور، عمرانیات، معاشیات، تعلیم اور شماریات کے شعبہ جات کے لئے منتخب کر کے ایک سال کے لئے مشیگن یونیورسٹی بھیج دیا گیا جن میں بھی